93243 ـ بڑھاپے یا بیماری کی بنا پر روزہ سے عاجز شخص کے فدیہ کی مقدار

سوال

میرے والد صاحب نے بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے استطاعت نہ ہونے کی بنا پر رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھے، اور پھر ان روزوں کی قضاء کیے بغیر ہی فوت ہو گئے، تو ہم نے اس کے کفارہ میں فقراء میں رقم تقسیم کر دی، لیکن بعد میں ہم نے سنا کہ کفارہ کفائت نہیں کرتا، بلکہ اس کے بدلے مساکین کو کھانا کھلانا ہوگا، تو کیا ہمیں یہ کفارہ دوبارہ دینا ہو گا، اور اس کی مقدار کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ میں سے جمہور فقہاء کا مسلك یہ ہے کہ روزے کے فدیہ میں رقم دینی کفائت نہیں کرتی، بلکہ اس کے لیے غلہ دینا واجب ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو لوگ اس کی طاقت رکھیں وہ ایك مسکین کو کھانا فدیہ دیں البقرۃ (184).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

" یہ بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت ہیں جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو وہ ہر دن کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلائیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4505).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" اور جب ڈاکٹر یہ فیصلہ کریں کہ یہ بیماری جس کا شکار ہے اس کی بنا پر وہ روزہ نہیں رکھ سکتا، اور اس سے شفایابی کی بھی امید نہیں تو پھر آپ کے ذمہ ہر دن کے بدلے ایك مسکین کو اپنے علاقے کی غذا کا ایك صاع چاہیے وہ

کھجور ہو یا کچھ اور دینا واجب ہے، گزرے ہوئے اور آئندہ ماہ کے روزں کے بدلے میں، اور جب آپ کسی مسکین کو اتنے ایام کی تعداد میں صبح یا شام کا کھانا کھلا دیں جتنے روزے چھوڑے ہیں تو بھی کفائت کر جائیگا، لیکن اس کے بدلے میں نقد رقم دینی کفائت نہیں کرتی " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (10 / 198).

تو بوڑھا یا مریض شخص جسے شفایابی کی امید نہیں وہ ہر روزہ کے عوض میں ایك مسکین نصف صاع گندم، یا چاول یا کھجور جو اس کے علاقے میں کھائی جاتی ہو کا کھانا دے، اور اس کی مقدار تقریبا ڈیڑھ کلو بنتی ہے "

دیکھیں: فتاوی رمضان صفحہ نمبر (545).

اور وہ مہینہ کے آخر میں اکٹھی پنتالیس کلو گرام چاول وغیرہ بھی دے سکتا ہے، اور اگر وہ مسکینوں کے لیے کھانا پکا کر انہیں کھلائے تو یہ بہتر ہے، کیونکہ انس رضی اللہ تعالی عنہ ایسا ہی کیا کرتے تھے.

دوم:

اور اگر آپ کسی مفتی کے فتوی کی بنا پر نقدی کی شکل میں فدیہ ادا کر چکے ہیں تو آپ کے ذمہ دوبارہ ایسا کرنا لازم نہیں، اور اگر آپ نے خود ہی ایسا کیا ہے کسی عالم دین کے کہنے پر نہیں تو آپ کو فدیہ دوبارہ ادا کرنا ہو گا، احتیاط بھی اسی میں ہے، اور آپ کے والدین کے ساتھ نیکی و احسان بھی یہی ہے، اللہ تعالی انہیں معاف فرمائے اور ان پر رحم کرے.

واللہ اعلم .